دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی د
پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!!

مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ "پرائز بانڈ" کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اگر ناجائز ہے تو اس کی وجہ بھی مدلل بیان فرمادیں

جزاکم اللہ خیراً

مستفتی: شہباز خان

سلطان آباد، کراچی

"الجواب حامداً ومصلیاً"

پرائز بانڈ کی خرید وفروخت اور اس پر ملنے والا انعام ناجائز اور حرام ہے، اس میں سود اور جوا پایا جاتا ہے، ان پرائز بانڈز میں سود کا وجود تو بالکل ظاہر ہے کیونکہ سود کی حقیقت یہ ہے کہ مال کا مال کے بدلے معاملہ کرنے میں ایک طرف ایسی زیادتی ہو کہ جس کے مقابلے میں دوسری طرف کچھ نہ ہو، بعینہ یہی حقیقت بانڈز کے انعام میں بھی موجود ہے کیونکہ ہر آدمی مقررہ رقم دے کر پرائز بانڈز اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس سے قرعہ اندازی میں نام آنے پر اپنی رقم کے علاوہ زیادہ رقم مل جائے، اور یہ زائد اور اضافی رقم سود ہے کیونکہ شریعت میں ایک جنس کی رقم کا تبادلہ اگر آپس میں کیا جائے تو برابری کے ساتھ لین دین کرنا ضروری ہوتا ہے کمی بیشی کے ساتھ لین دین کرنا سود ہے، اسی طرح سود کی ایک اور حقیقت جو قرآن کریم کے نازل ہونے سے پہلے بھی سمجھی جاتی تھی وہ یہ تھی کہ قرض دے کر اس پر نفع لیا جائے، سود کی یہ تعریف ایک حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے "کل قرض جر منفعة فهو ربوا" یعنی ہر وہ قرض جو نفع کمائے وہ سود ہے، لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ جو زیادتی قرض کی وجہ سے حاصل ہوئی ہو وہ بھی سود میں داخل ہے، اور سود کی یہ حقیقت بانڈز کے انعام پر بھی صادق آتی ہے کیونکہ بانڈز کی حیثیت قرض کی ہوتی ہے، حکومت اس قرضہ کو استعمال میں لاتی ہے اور قرضہ کے عوض لوگوں سے ایک مقررہ مقدار میں انعام کا وعدہ کرتی ہے اور پھر قرعہ اندازی کے ذریعے انعامی رقم کے نام سے سود کی رقم لوگوں میں تقسیم کر دی جاتی ہے، جو ناجائز اور حرام ہے۔

اسی طرح پرائز بانڈز میں جوا بھی شامل ہے، جوا جسے عربی زبان میں "قمار" کہا جاتا ہے درحقیقت ہر وہ معاملہ ہے جس میں "مخاطرہ ہو" یعنی قمار کی حقیقت یہ ہے کہ ایسا معاملہ کیا جائے جو نفع ونقصان کے خطرے کی بنیاد پر ہو، اور پرائز بانڈز کے حصہ داران زائد رقم وصول کرنے کی غرض سے رقم جمع کراتے ہیں لیکن معاملہ قرعہ اندازی اور اس میں نام آنے پر مشروط ہونے کی وجہ سے یہ لوگ خطرے میں رہتے ہیں کہ زائد رقم ملے گی یا نہیں، اس سے واضح ہوا کہ پرائز بانڈز جوئے اور سود کا مجموعہ ہے، اس لئے پرائز بانڈز کی خرید وفروخت کرنا اور اس سے ملنے والا انعام حاصل کرنا شریعت کی رو سے ناجائز اور حرام ہے۔

(جاری ہے)۔۔

Scanned by CamScanner

قرآنِ کریم میں ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}

[المائدة: ٩٠]

شرح معاني الآثار میں ہے:

عن عمرو بن يثربي، قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال «لا يحل لامرئ من مال أخيه شيء إلا بطيب نفس منه»

(۲/۳۱۳، کتاب الکراھۃ، ط: حقانیہ)

حدیث مبارکہ میں ہے:

عن جابر، قال: «لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا، ومؤكله، وكاتبه، وشاهديه» ، وقال: «هم سواء»

(الصحیح لمسلم، ۳/۱۲۱۹، باب لعن آکل الربا و موکلہ، ط: دار احیاء التراث، بیروت)

(مشکاۃ المصابیح، باب الربوا، ص: ۲۴۳، قدیمی)

الجامع الصغیر میں ہے:

كل قرض جر منفعة فهو ربا

(الجامع الصغیر للسیوطی، ص: ۳۹۵، برقم: ۹۷۲۸، ط: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

وهو في الشرع عبارة عن فضل مال لا يقابله عوض في معاوضة مال بمال

(۳/۱۱۷، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوز بیعہ ومالا یجوز، الفصل السادس فی تفسیر الربوٰ واحکامہ، ط: رشدیہ)

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

عن ابن سيرين قال: كل شئى فيه قمار فهو من الميسر

(۴/۴۸۳، کتاب البیوع والاقضیہ، ط: مکتبہ رشد، ریاض)

أحکام القرآن میں ہے:

ولا خلاف بين أهل العلم في تحريم القمار وأن المخاطرة من القمار; قال ابن عباس: إن المخاطرة قمار وإن أهل الجاهلية كانوا يخاطرون على المال، والزوجة، وقد كان ذلك مباحا إلى أن ورد تحريمه

(احکام القرآن للجصاص، ۱/۳۹۸، باب تحریم المیسر، سورۃ البقرۃ، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان)

دار الافتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

(جاری ہے)۔۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

(قوله لأنه يصير قمارا) لأن القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى، وسمي القمار قمارا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص،

(۶/۴۰۳، کتاب الحظر والاباحۃ، ط: سعید)

فقط واللہ اعلم

کتبہ:

محمد حمزہ منصور

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

۴ / ربیع الثانی /۱۴۳۹ھ — ۲۳ / دسمبر / ۲۰۱۷ء

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی ۵ باکستان

الجواب صحیح

محمد انعام الحق

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ مفتی دار الافتاء

الجواب صحیح

ابوبکر سعید الرحمن

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ مفتی دار الافتاء